بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴)

الفضل

روزانہ

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۴ شوال ۱۳۸۸ھ | ۲۳ صلح ۱۳۴۸ش | ۲۳ جنوری ۶۹ء | نمبر ۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ انسان اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتا

نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو

"جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا۔ خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں۔ خدا کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزاع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ابھی "فلو" کا اثر ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ الحمد للہ طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۲۲ صلح۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۲۳ ماہ صلح (جنوری) بروز جمعرات پونے نو بجے صبح بذریعہ جناح ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس ارشاد کا آئندہ اجلاس مورخہ ۸ تبلیغ (فروری ۶۹ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مقرر فرمایا ہے۔ یہ اجلاس مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہوگا انشاء اللہ

اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل تین موضوع مقرر ہوئے ہیں۔

(۱) الہام انی احافظ کل من فی الدار

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کارنامے

(۳) تصوف اور اس کی تاریخ

مرکزی اجلاس کے لئے ان مضامین پر تقریر کرنے کے لئے حضور نے علی الترتیب

(۱) محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت

(۲) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مولوی فاضل

(۳) خاکسار ابوالعطاء

کو تجویز فرمایا ہے۔

پہلے سے مقررہ پندرہ بڑی جماعتوں کے لئے بھی حضور کا ارشاد ہے کہ ان مضامین پر اپنے اپنے ہاں تیاری کر کے اجلاس کریں اور رپورٹ بھجوائیں۔ اپنے حالات کے مطابق امراء تاریخ مقرر فرما سکتے ہیں۔

(ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح وارشاد تربیت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۴۸ ہش

اسلامی تعدد ازدواج اور طلاق بطور علاج

(۲)

بہت ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تعدد ازدواج اور طلاق کے متعلق کوئی حکم دیا ہی نہ ہو اور بعد میں محض عقیدت اور بت پرستانہ مذاہب کے زیر اثر اناجیل میں داخل کر لیا گیا ہے۔ جس طرح اور بہت سی باتوں میں ہوا ہے۔ اور خود عیسائی علماء اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

الغرض عیسائیوں میں جو تعدد ازدواج اور طلاق کے متعلق قانون پایا جاتا ہے۔ اور جس پر یورپ کی عیسائی اقوام عمل پیرا ہیں۔ یہ کوئی مذہبی حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے آج بعض اسلامی ممالک میں جو ان پر نکتہ چینی ہوتی ہے وہ محض یورپ کی تقلید میں ہے۔ مذہب کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خود یورپی اقوام طلاق کے حق میں اب فیصلہ کن اقدام کر چکی ہیں۔ طلاق کا رواج تو اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ مضحکہ خیز صورت اختیار کر گیا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورت اور مرد طلاق لے لیتے ہیں اور عدالتیں بلا چون وچرا اور بغیر عیسائی قانون کے مدنظر رکھے ہر قسم کے مضحکہ خیز عذر پر طلاق کی ڈگریاں دیئے چلی جاتی ہیں۔ اسلام کے نزدیک ایسی طلاقیں ناجائز ہیں بلکہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو طلاق سے نفرت ہے۔ محض سخت ضرورت ہی میں طلاق دی جانی چاہیئے۔

اسلام نے تعدد ازدواج اور طلاق دونوں پر ایسی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں کہ اگر ان کو مدنظر رکھا جائے۔ تو نہ تو نامناسب کثرت ازدواج کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ طلاق کی۔

ان دو مسائل کا ذکر ہم نے اس وقت اس لئے مناسب سمجھا ہے کہ آج یورپ اور اس کے زیر اثر فحاشی ساری دنیا میں آگ کی طرح پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اور باوجود دانشمندوں کی کوششوں اور قانون سازیوں کے یہ وبا رکتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ پیشہ ور عورتیں ہر ملک میں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اس کے علاوہ تمام معاشرہ بدکاریوں کی وجہ سے سخت متعفن ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بیماری بازاروں کوچوں اور گلیوں سے پھیلتی ہوئی سکولوں اور دیگر تعلیم گاہوں میں بھی پہنچ گئی ہے۔ بے حیائی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ انسانی معاشرہ چیخ اٹھا ہے۔ اس کی تفصیلات روز اخباروں میں چھپتی رہتی ہیں۔ اور قانون اور کلیسا کی بے چارگی واضح ہو رہی ہے۔ مگر کسی دانشور کی توجہ اس کے حقیقی علاج کی طرف مبذول نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس کا علاج اسلامی پابندیوں کے ساتھ تعدد ازدواج اور طلاق کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اگر ملکی قوانین میں اسلامی اصولوں کو اپنا لیا جائے۔ تو چند ہی سالوں میں بشرط عمل دنیا سے نصف سے زیادہ فحاشی ختم ہو سکتی ہے۔ اور اگر ان اصولوں پر کما حقہ عمل کیا جائے۔ تو دنیا سے یہ مرض بالکل ختم کیا جا سکتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

کدھر گئے

یارب ترے مسیح کے پیارے کدھر گئے
وہ مہر و ماہ۔ اور ستارے کدھر گئے

وہ نور الدینؓ اور وہ عبدالکریمؓ آہ
اور وہ جوان کے ساتھ تھے سارے کدھر گئے

شیر علیؓ و مفتیؓ و صادقؓ ہیں اب کہاں
وہ زین العابدینؓ ہمارے کدھر گئے

روشن علیؓ و سرورؓ و نیرؓ نہیں رہے
یہ سب ترے فراق کے مارے کدھر گئے

تنویر یادگار تھے اک شاہجہاں پوری
وہ شاہجہاں پوری بھی سدھارے کدھر گئے

تنویر

قطعہ

وہ جو بندے خدا سے ڈرتے ہیں
بندگی میں خدائی کرتے ہیں
کشتی نوح پر سوار ہیں جو
وہی طوفاں سے پار اترتے ہیں

تنویر

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالےٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں۔

جو احباب کوئی امر مجلس شوریٰ میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اسے حسب قاعدہ اپنی مقامی مجلس میں پیش کر کے مقامی مجلس کی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء مطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش تک پہنچا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ

تقریر محترم مرزا مبارک احمد صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(آخری قسط)

مومنانہ اخوت کے ایمان افروز واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر وہ ہزاروں ہزار انعام اور افضال جو ہر احمدی اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے ان میں سے ایک بڑی نعمت وہ نعمت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

وَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ یہ اخوت و محبت اللہ تعالیٰ کے خاص انعاموں میں سے ایک انعام ہے اور یہ وہ چیز ہے جو غیروں پر بھی بلکہ شدید معاندین پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس ضمن میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بوگرہ کی جماعت میں ایک نوجوان نے چند سال قبل بیعت کی تھی۔ یہ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان ہے بہت ہی چھوٹی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ سعادت نصیب کی۔ اس نے اپنے ایک چھوٹے بھائی کو بھی جو ابھی میٹرک کا امتحان دے کر دوسری کلاس میں ہے احمدی کر لیا ہے۔ اور یہ نوجوان بھی بہت مخلص ہے لیکن اس کے والدین شدید معاند ہیں مجھے اس امر کا علم بعد میں ہوا یہ نوجوان مجھے جاکرتہ میں ملے اور کہا کہ آپ جب بوگرہ آئیں گے تو چند منٹ کے لئے ہمارے گھر بھی ضرور آئیں۔ میں نے اُن سے وعدہ کر لیا گو مجھے اس وقت ان تفصیل کا علم نہ تھا جو میں بیان کر رہا ہوں جب میں ان کے گھر پہنچا تو ملاقات کے کمرہ میں ان کے والد اور والدہ اور بہن بھائی بھی موجود تھے میرے ساتھ ہی کرسی پر ان کے والد بیٹھ گئے میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ آپ کے دو بچے میرے احمدی بھائی ہیں اور طبعاً مجھے ان سے محبت ہے تو وہ فوراً کہنے لگے کہ مجھے تو بڑی تکلیف ہے کہ میرے یہ بچے ضائع ہو گئے۔ اتنے میں یہ نوجوان کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں چند الفاظ میں ایڈریس دینا چاہتا ہوں۔ یہ انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا اور اس کا مضمون یہ تھا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے لیکن میرے والدین اب تک اس سے محروم ہیں اور اس وجہ سے میرا دل سخت دکھی ہے اور میں شدید کرب میں ہوں۔ یہ ایڈریس پڑھتے ہوئے سارا وقت اس نوجوان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہہ رہی تھی انہوں نے ایڈریس ختم کیا اور مجھ سے خواہش کی کہ آپ بھی کچھ کہیں۔ میں بولنے ہی لگا تھا کہ اُن کے والد مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ ذرا کھڑیں اور وہ اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے معاً بعد ہی واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک ٹیپ ریکارڈر تھا۔ وہ ٹیپ ریکارڈر لے کر میرے پاس بیٹھ گئے اور مائیک میرے منہ کے سامنے کر کے کہا کہ اب آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیں۔ میں نے انگریزی زبان میں ہی بچہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہارے دل کے اندر جو آگ سلگ رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر تمہارے والدین کو حق کی پہچان کی توفیق ملے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیریں ہیں اور اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنی تقدیروں کو جاری فرماتا ہے۔ کبھی تو والدین کو حق کی پہچان کی پہلے سعادت نصیب ہوتی ہے اور اولاد کو بعد میں اور کبھی اولاد سابقون میں شامل ہوتی ہے اور والدین ان کے پیچھے آتے ہیں۔ اس لئے گھبراؤ نہیں تم بھی دعا کرو اور میں بھی دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اُن کے مکان سے رخصت ہو کر ہم لوگ مسجد گئے جہاں جماعت کی طرف سے استقبالیہ تھا۔ وہاں میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ اس نوجوان کے والد بھی اجتماع میں بیٹھے ہوئے ہیں استقبالیہ کے بعد جماعت کے بعض دوستوں نے ذکر کیا کہ ہمیں ان کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی ہے کیونکہ یہ تو جماعت کے کسی فرد کے قریب جانا بھی بُرا سمجھتے ہیں یہ یہاں کیسے آ گئے۔ جماعت نے اس موقع پر جو ایڈریس دیا اس میں اپنی محبت اور اخوت کا اظہار تھا۔ میں نے اپنے جواب میں بھی اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کیا۔ بعد میں یہ صاحب ہمارے ایک احمدی دوست کو کہنے لگے کہ میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ ایک شخص جس کا ہم سے نہ نسلی تعلق ہے نہ تمدنی۔ نہ زبان ہماری ایک ہے لیکن یہاں کے لوگوں کا اُس سے اور اُس کا یہاں کے لوگوں سے اس قدر پیار اور محبت کا سلوک ہے۔ اس واقعہ کے اظہار سے میرا یہ مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے جو ہم پر ہیں یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے کہ غیروں میں سگے بھائی بہنوں میں بھی شاید ایسی اخوت نہ نظر آتی ہو جو احمدیت کی سلک میں منسلک ہو کر ہم میں ہے۔ سو اس کی قدر کرنی چاہیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ہمیشہ جماعت کو سامنے رکھنا چاہیئے جو حضور نے اس بارہ میں فرمائے ہیں۔

بعد میں ہمارے اس نوجوان نے مجھے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد میری والدہ کہنے لگیں کہ اُن سے ملنے کے بعد میں تو احمدیت کی طرف مائل ہو چکی ہوں تمہارے والد کا انتظار ہے تاہم اکٹھے ہی جماعت میں شامل ہوں۔

بیرونی ممالک کے احمدیوں کی مالی قربانیاں

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے بیرونی ملکوں کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے لئے اور احمدیت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ جانی بھی اور مالی بھی۔ اپنے اوقات کی بھی اور اپنی استعدادوں کی بھی۔ مالی قربانیوں کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ گو اس وقت انڈونیشیا کی اقتصادی حالت کچھ اچھی نہیں اور اس کا اثر تقریباً ہر شہری پر ہے۔ لیکن جلسہ کے آخری دن میں نے جماعت میں تحریک کی کہ چند دن میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرمائیں گے آپ لوگ سابقون میں شامل ہوں اور اعلان سے قبل ہی حضور کی خدمت میں اپنے وعدے بھجوانے شروع کر دیں اس طرح غیر ممالک میں سے سب سے آگے آنے کا آپ کو موقع مل جائے گا۔ نیز میں نے کہا کہ باوجود مالی مشکلات کے اپنے وعدوں میں بڑھ چڑھ کر اضافہ کریں کیونکہ نیکی کا اعلیٰ مقام یہی ہے کہ انسان تکلیف اور تنگی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ الآیت

"وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

اور اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی قیمت آسمان اور زمین ہیں اور جو اُن متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی میں بھی اور تنگدستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

چنانچہ اس تحریک کے بعد صرف جاکرتہ شہر کی ہی جماعت کے وعدوں میں گزشتہ سال کی نسبت ایک سو اٹھائیس فیصد کی زیادتی ہے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت انہوں نے دو چند سے بھی زائد کے وعدے پیش کئے ہیں۔ ایک دوست جن کا وعدہ گزشتہ سال ۱۵ ہزار روپیہ کا تھا امسال انہوں نے اپنا وعدہ ۶۰ ہزار کا کر دیا۔ اسی طرح تقریباً سب دوستوں نے ہی اضافہ کیا ہے۔

کوالالمپور میں ہمارے ایک مخلص احمدی دوست محمد یوسف صاحب ہیں

۱۹۶۳ء میں جب میں پہلی مرتبہ ان علاقوں کے دورہ پر گیا تھا تو اس وقت انہوں نے مجھ سے اپنے مکان پر جو ابھی بنیادوں تک ہی تعمیر ہوا تھا دعا کی خواہش کی اور میں نے دوستوں کے ساتھ مل کر وہاں دعا بھی کی تھی۔ میں نے دعا کے بعد اُن کو تحریک کی کہ گو مجھے یہ علم ہے کہ آپ کا اپنا ذاتی کوئی مکان نہیں اور آپ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے یہ بنا رہے ہیں لیکن اگر آپ یہ مکان سلسلہ کے لئے وقف کر دیں کیونکہ یہاں ابھی تک جماعت کا اپنا کوئی مشن ہاؤس نہیں تو اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں بہت برکت ڈالے گا۔ ۱۹۶۶ء میں انہوں نے یہ مکان سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور مزید ایک بھاری رقم اس پر خرچ کر کے مسجد اور مشن ہاؤس میں تبدیل کر دیا جو اب ایک وسیع مسجد اور مشن ہاؤس کی شکل میں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان کی اس قربانی کو ایسا نوازا ہے کہ اب وہ کئی مکانوں کے مالک ہیں اور تجارت میں بے حد ترقی کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا کبھی اس دُنیا میں بھی اموال میں ترقی دے کر دُہرا اجر عطا فرما دیتا ہے اور آخرت کا اجر تو بہرحال ایک مستقل اور دائمی نعمت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ
اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا
فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ
اَجْرٌ کَرِیْمٌ۔

میں نے یہ واقعات محض اس غرض سے بیان کئے ہیں کہ تا پاکستانی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ ہو کہ وہ اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ مرکز میں رہنے والوں پر (اور یہاں مرکز سے مُراد پاکستانی جماعتیں ہیں کیونکہ اس وقت جماعت کا مرکز پاکستان میں ہے) دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے جس رنگ میں براہِ راست تربیت پائی ہے اُس سے غیر ممالک کی جماعتیں محروم ہیں۔ لیکن باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاسِ قدسیہ کی تاثیرات نے ان دُور دراز ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کی زندگیوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے اور اس کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جن کو ان جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہو۔

ہماری اہم ذمہ داریاں

ہمارے کام پھیل رہے ہیں اور پھیلتے جائیں گے کام پھیلانے سے ہم رُک نہیں سکتے۔ اگر ایک مُلک کی جماعت اس بوجھ کو اور اپنی ذمہ داری کو نہیں اٹھائے گی تو اللہ تعالےٰ اور قوموں سے ایسے لوگ کھڑا کر دے گا جو یہ بوجھ اٹھا لیں گے۔ پس خدا کا کام تو نہیں رُکے گا یہ تو بڑھے گا اور پھیلتا جائے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے متعدد بار مرکزی جماعتوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر آپ لوگ قربانی کے اس معیار پر پُورا نہیں اُتریں گے جو اللہ تعالےٰ آپ سے چاہتا ہے تو یہ بارِ امانت کسی اور قوم کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اسلام کسی اجارہ داری کا قائل نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی باریک در باریک حکمتوں کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس برِّ صغیر میں مبعوث فرمایا لیکن آپ کی بعثت اور آپ کا پیغام تمام دنیا کے لئے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا
کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔"

سو اس الٰہی فیصلہ کے مطابق تمام دنیا کی قومیں اس بابرکت وجود سے برکت پائیں گی۔ اب فتوحات کے دن قریب سے قریب تر چلے آ رہے ہیں اور وہ دن دُور نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق

وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ
النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔

کا نظارہ دُنیا کو دکھائے گا مگر اسلام کی اس فتحِ عظیم کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمیں وہی قربانیاں پیش کرنا ہوں گی جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ آپ اپنی تصنیف فتحِ اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے لئے پھر اس
تازگی اور روشنی کا دن
آئے گا جو پہلے وقتوں میں
آ چکا ہے اور وہ آفتاب
اپنے پورے کمال کے ساتھ
پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے
چڑھ چکا ہے لیکن ابھی
ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ
آسمان اسے چڑھنے سے
روکے رہے۔ جب تک کہ
محنت اور جانفشانی سے
ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں
اور ہم سارے آراموں کو
اس کے ظہور کے لئے نہ کھو
دیں۔ اور اعزازِ اسلام کے
لئے ساری ذلتیں قبول
نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ
ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا
ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا
اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت
ہے جس پر اسلام کی زندگی
مسلمانوں کی زندگی اور زندہ
خدا کی تجلّی موقوف ہے۔"

پھر کس پیار اور محبت بھرے الفاظ میں آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور تم اے میرے عزیزو!
میرے پیارو! میرے درختِ
وجود کی سرسبز شاخو! جو
خدا تعالےٰ کی رحمت سے
جو تم پر ہے میرے سلسلۂ
بیعت میں داخل ہو اور
اپنی زندگی۔ اپنا آرام۔ اپنا
مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو
اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں
جو کچھ کہوں تم اسے قبول
کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔
اور جہاں تک تمہاری طاقت
ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن
میں اس خدمت کے لئے
معیّن طور پر اپنی زبان
سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا
تا کہ تمہاری خدمتیں نہ
میرے کہنے کی مجبوری سے
بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔"

(فتحِ اسلام)

آخر میں میں آپ کی خدمت میں آپ کے اُن بھائیوں کی طرف سے جو دُور دراز ممالک میں بستے ہیں سلام اور دعا کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ آپ بھی ہمیشہ اپنی دعاؤں میں اپنے اُن بھائیوں کو یاد رکھا کریں کہ وہ بھی آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ضروری اور اہم لٹریچر

الازھار لذوات الخمار (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول)
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ان تمام تقاریر کا مکمل اور بیش قیمت مجموعہ جو حضور نے اپنے عہدِ خلافت میں احمدی خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمائیں۔ قیمت مجلد سات روپے غیر مجلد چھ روپے۔

یادِ محمود:۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر حضور کی یاد میں کہی ہوئی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت سوا دو روپیہ (۲/۲۵)

المصابیح:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان خطابات کا مجموعہ جو آپ نے احمدی خواتین سے فرمائے اور انہیں اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱/۵۰)

رسُومات کے متعلق اسلامی تعلیم:۔ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی۔ قیمت پچاس پیسے (۰/۵۰)

راہِ ایمان کا انگریزی ترجمہ:۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری امور اور اہم مسائل پر مشتمل مجموعہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ۔ انگریزی جاننے والے احمدی بچوں کے لئے بہترین تحفہ۔

قواعد و ضوابط لجنات اماء اللہ:۔ نیا ایڈیشن لجنات مفت منگوا سکتی ہیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ

مکرم بشیر احمد صاحب بروری روڈ کوئٹہ

۱۱ صلح (جنوری) کا الفضل حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی رحلت کی اندوہناک خبر لایا۔ آہ! آسمانِ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عاشقِ زار رخصت ہوا۔

آپ یوپی کے ایک معزز اور علم دوست گھرانہ کے فرد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت روحانی اور کشش باطنی نے ان کی کچھ ایسی کایا پلٹی کہ تمام خاندانی وجاہت و عظمت اور دنیوی امور سے قریباً الگ ہو کر مرکز سلسلہ میں درویشی اختیار کر کے بیٹھ گئے۔ دین ہی کی خدمت کرتے رہے تا آنکہ جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ دنیوی امور سے الگ ہونے اور ترکِ وطن کے معاملہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے نمونہ کی پیروی کی اور ع

تری قید میں لاکھ آزادی سے اچھی

کی عملی تصویر بن گئے۔ سبحان اللہ! کس قدر پُرتاثیر اور جاذب تھی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تربیت روحانی جس نے مادی ترقی کے اس زمانہ میں ایسے بے نفس اور سراپا وقفِ دین وجود پیدا کئے اور کس قدر عظیم اور فیض رساں تھا وہ نیّرِ کامل جس کی روحانی تاثیرات تیرہ سو سال کے وسیع و عریض فاصلہ کو چیرتی ہوئی مسیح محمدی کے اندر ایسی جلوہ گر ہوئیں کہ دلوں کو انسانی سطح سے اٹھا کر خدا تعالیٰ کے غیر معمولی کمالات بخش دیئے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ عبدک المسیح الموعود۔

قادیان سے ہجرت کے بعد جو معاملہ بلڈنگ لاہور میں اور ربوہ منتقل ہونے کے بعد کچے کوارٹروں میں اور بعدہٗ انجمن کے پکے کوارٹروں میں حضرت حافظ صاحب کا قیام رہا۔ ہر کہیں اور ہمیشہ یہی دستور رہا کہ صبح سے لے کر رات گئے تک مجلس لگی رہتی۔ احباب کا تانتا بندھا رہتا کوئی غیر از جماعت دوست ہیں تو تبلیغی گفتگو اور احمدی احباب ہیں تو تربیتی اور علمی رنگ کا سلسلہ کلام جاری رہتا ہر آنے والے سے مصافحہ اور دریافت اور جانے والوں سے سلام و دعا بھی لیتے اور موضوعِ سخن بھی مسلسل جاری رہتا۔ ہر کوئی اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیض پاتا اور حافظ صاحب گھنٹوں اور پہروں تبلیغی۔ تربیتی اور عالمانہ کلام جاری رکھتے ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجلس قرآن کا تو ذکر سنا تھا۔ لیکن اس رنگ میں حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی مجلس کو خود اپنی آنکھوں دیکھا اور اس میں شامل ہوتے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کیا کہئے ذکر خدا و ذکر رسول کی ایک خاص روحانی محفل برخاست ہو گئی۔ یہ ذکر ان کی روحانی غذا تھی۔ نہ کھانے کا ہوش نہ پہننے کا شوق۔ نہ آرام کا خیال بس ایک ہی دھن کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائے لاریب آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کیا کہ گذارہ کا خیال کئے بغیر خدا کے نام کے منادی کرو ہماری جماعت کے وقفین زندگی کے لئے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی ایک نہایت عمدہ نمونہ اور نہایت شاندار سبق اپنے اندر رکھتی ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کے ہمراہ ایک عزیز جو بار اول ربوہ میں آئے تھے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بہت ضعیف اور نقاہت میں تھے۔ آواز بھی بہت نحیف تھی۔ خاکسار نے تعارف کرایا حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کلام شروع فرمایا۔ چند منٹوں کے بعد ایک نوزائیدہ شخص کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آواز میں رعب اور زور آگیا قریب دو اڑھائی گھنٹے گفتگو جاری رہی رخصت لے کر ہم باہر آئے تو وہ نوواردِ عزیز متعجب تھے کہ کمرہ میں داخلہ کے وقت تو انہوں نے سمجھا تھا کہ یہ خاکسار ایک بیمار بزرگ کی عیادت کے لئے آیا تھا۔ لیکن چند منٹوں میں ہی وہ بیمار بزرگ تندرستی اور توانائی کی کیفیت میں آگئے۔ باوجود پیری کے حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی آواز میں ایک گرج اور رعب ہوا کرتا تھا۔ جو کہ ان کے اندرونی جوشِ تبلیغ کا آئینہ دار تھا۔ جسم نحیف و کمزور اور پیری سے متاثر تھا۔ لیکن روح مستعد اور توانا اور خدمتِ دین کے لئے ہر دم تیار تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے بیحد احترام رکھتے تھے کوئی پندرہ برس قبل الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوا۔ جس میں ایک دو مقامات پر حوالے نامکمل درج ہونے کی وجہ سے وہ اقتباس میرے پاس موجود کتاب کے اُن صفحات پر نہ ملتے تھے۔ میرے ایک عزیز میرے ہمراہ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں شکایت کریں گے کیونکہ جماعت کے خلاف اُن دنوں کی مخالفت میں یہ معمولی سی بے احتیاطی شر کا باعث ہو سکتی تھی۔ دراصل اس عزیز نے بے احتیاطی سے یہ بات کہدی حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ جوش میں اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا۔ میاں! سوچو تم نے کیا کہا۔ کیا وہ کسی بھائی (ایڈیٹر الفضل) کی شکایت کر دیں گے اور کہاں! بارگاہِ خلافت میں؟ ایسے خیال کو دل سے نکالو۔ حافظ صاحب کے انداز میں ایک رعب تھا۔ جس میں واضح طور پر بارگاہِ خلافت کی عظمت و رفعت کا اظہار تھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ذریت مبشرہ سے بہت محبت رکھتے تھے اور ان کی بڑی عظمت جانتے تھے کچے کوارٹروں میں کئی بار اس واقعہ کا ذکر فرمایا کہ آبادی ربوہ کے ابتدائی ایام میں ایک روز ریلوے لائن کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے آکر اچانک اپنے دونوں ہاتھوں کو حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر رکھدیا جیسا کہ بے تکلف دوست بوجھو تو جانیں کی پہیلی ڈالتے ہیں۔ حافظ فرماتے ہیں میں نے ہاتھوں کو ٹٹول کر کہا کہ یہ نرم اور پیارے سے ہاتھ تو میرے آقازادے کے معلوم ہوتے ہیں اس پر دونوں دوست لطف اٹھاتے رہے اور آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ سے معذرت فرمائی کہ قافلہ قادیان میں ان کا نام نہیں رکھا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے اس بے تکلفانہ انداز اور معذرت کے ذکر پر حضرت حافظ صاحب کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ آپ فرماتے کہ کہاں حضرت ثمر الانبیاء (رضی اللہ عنہ) اور کہاں یہ غلام اور پھر معذرت!

کئی سال قبل ایک مخالف اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر پر اعتراض کیا۔ تو حضرت حافظ صاحب نے سلسلہ کے ایک جید عالم اور اساتذہ سلف کے سینکڑوں اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں شائع کر دیئے۔ فرماتے کہ دوستوں کے جانے کے بعد میں دیوانِ حافظ اور دیگر شعراء کے دیوان لے کر بیٹھ گیا۔ اور مؤذن نے فجر کی اذان دی تو کم از کم ایک سو شعر ایسے تلاش کر لئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر کی تائید میں پیش کئے جا سکتے تھے اللہ اللہ کیا غیرت ہے امام پیری میں ساری رات کا آدم ایک معترض کا منہ بند کرنے کے لئے قربان کر دیا۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقعہ پر اس خاکسار نے عرض کیا کہ آخری زیارت میں حضور رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک ایسا پُرنور اور پُرنور ہے کہ ایک ناواقف خیال نہیں کر سکتا کہ آپ اتنا لمبا عرصہ بیمار رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے بے اختیار فرمایا۔ میاں! یہ تم نے کیا ذکر کر دیا۔ مجھ میں حضور کے وصال کا خیال کر کے صدمہ کی برداشت کہاں؟ یہ کہا اور آنکھیں بھر آئیں اور آپ خاموش ہو گئے۔

حضرت حافظ صاحب کا حافظہ بہت تیز تھا۔ دعا کے لئے عرض کیا جاتا تو خاکسار ایسے غیر معروف لوگوں کو بھی یاد رکھتے اور پھر دریافت فرماتے کہ کیا نتیجہ نکلا ایک دفعہ خط لکھنے میں دیر ہو گئی۔ تو خود تحریر فرمایا کہ تم نے فلاں معاملہ کے بارہ میں اطلاع نہیں دی کہ اب کیا حالات ہیں ایک بار خاکسار نے دشمنوں کی طرف سے جھوٹے الزام اور اپنی اذیت و تکلیف کی بابت ذرا تفصیل سے عرض کیا تو آنکھوں میں آنسو بھر کر دعا فرمانے لگے۔ مجھے تاکید فرماتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے مکرر لکھتے رہو۔

گذشتہ جلسہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے والے جانتے ہیں کہ حافظ صاحب کس قدر تکلیف میں تھے۔ ورم اور ضعف اور نقاہت تھی۔ میں جلسہ سالانہ کے بعد ہر صبح کو حاضر خدمت ہوا ایک صاحب پلنگ اور کپڑے وغیرہ باہر نکال کر دھوپ میں ڈال رہے تھے اور حضرت حافظ صاحب کرسی پر بیٹھے تھے میں نے ایک دوست کا وفد دیا جو جیب میں ڈال لیا۔ آپ کی تکلیف کے پیش نظر میں نے اپنے لئے دعا کے لئے عرض کرنا مناسب نہ سمجھا آپ نے تھوڑی دیر بعد خود ہی خاکسار کے ایک معاملہ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ اب کیا حالات ہیں۔ کرسی پر بیٹھنے میں تکلیف تھی۔ لیکن کوئی اظہار نہیں فرمایا تا آنکہ میں نے خود باہر سے ایک اور چارپائی لا کر اس پر بستر بچھا کر لیٹنے کے لئے عرض کی کمبل اوڑھا دیا تو آپ دعا کرتے ہوئے لیٹ گئے اور خاکسار رخصت لے کر چلا آیا۔

آہ! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے لئے اپنی ساری جان وقف رکھنے والا۔ اسلام کا ایک ایسا فدائی ہم سے جدا ہو گیا۔ جس کا علمی فیض وسیع تھا جس کی مجلس ہر آن خدا اور اس کے رسول کے ذکر سے آراستہ تھی اور جس کا خدمتِ دین کا جذبہ و عمل۔ ضعف پیری اور بیماری کو ہر لمحہ شکست دیتا رہا ہے۔

---

* اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے بے شمار رحمتیں ان کی روح پر ہوں انہیں اپنے محبوب آقا و کائنات اور حضور صلعم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ دے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:

"میں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں۔ اور اس ملک میں کام کرنے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں:-

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ (۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں۔ اگر نہیں تو کونسے سن میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں (۶) پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے (۷) مستقل پیشہ (۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے (۱۱) کسی جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں اگر رہ چکے ہوں تو کب اور کس جماعت میں (۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں۔ (۱۳) تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی (۱۴) تصدیق قائد صاحب مقامی (۱۵) تصدیق سیکرٹری صاحب مال۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ مرکز میں پہنچنے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ فتح (دسمبر) کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ فتح جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بیرونی ممالک میں احمدیہ ڈسپنسریوں کیلئے ڈاکٹروں کی ضرورت

بیرونی ممالک میں مزید احمدیہ ڈسپنسریاں کھولنے کیلئے احمدی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان کے لئے یہ بہت عمدہ موقع ہے ایسے دوست جو اس دینی و قومی خدمت کے لئے تیار ہوں فوری طور پر اپنے اسماء گرامی و کوائف سے مطلع فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایوانِ محمود

بہت سے احباب جماعت نے کمال اخلاص کے ساتھ "ایوان محمود" کی تعمیر کے لئے ۳۳۳/- روپے یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے فرمائے تھے۔ توقع تھی کہ وہ جلد ہی یہ تمام رقوم ادا کر دیں گے مگر ابھی تک ۷۵۰۰ روپے قابل ادا ہیں اور مجلس اس سلسلہ میں ۶۰۰۰ روپے کی مقروض ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل میں سے گذر رہا ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے اس لئے جملہ وعدہ کنندگان کے تعاون کی زیادہ ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ یہ ہال جلد از جلد مکمل ہو اسلئے حضور اس کام میں مجلس کو ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں اور اب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے ان کے اسماء کی فہرست بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے پرزور اپیل ہے کہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لاہور میں روزنامہ الفضل

مکرم میاں صاحب عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتا ہے۔ (مینیجر الفضل)

شقیقہ اور بریسیم سے ہونے والا جلن کا ہلاک

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب فی پیکٹ ۱ روپیہ ۲ روپے کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی موسم شروع ہو چکا ہے۔ آج ہی خط لکھ کر منگوا لیں

ڈاکٹر ... ایجنٹ ... بازار ...

مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ خدام الاحمدیہ اس مہینہ کی رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔ اسلئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی تو اب جلد از جلد بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے نئے سال کا آغاز

اراکین انصار اللہ کو نیا سال مبارک ہو۔ آیئے ہم اپنا نیا سال نئے عزم کے ساتھ شروع کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار اللہ کو اپنی زندگی کا ثبوت دینے اور ایسے نقوش چھوڑنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس سے انصار اللہ کی زندگی کا احساس پیدا ہو۔ اس نیک کام کو شروع کرنے کا پہلا زینہ سال رواں کے بجٹوں کی تشخیص ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے اس سال کے بجٹ ابھی تک نہیں بھجوائے ان کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے باشرح مشخصہ بجٹ فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ فتح / دسمبر کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ فتح ختم ہو چکا ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ چندہ کی رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جوگندر کمیشن کی سفارشات

سرینگر ۲۱ جنوری۔ جوگندر کمیشن نے بھارتی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کی کارروائی فی الحال ملتوی کر دے کیونکہ اس سے برصغیر کے حالات مزید پیچیدہ ہو جائیں گے۔ تنازعہ کشمیر کے حل کے رہے سہے امکانات بھی ختم ہو جائیں گے اور بھارت دنیا بھر کی نگاہ میں ذلیل ہو جائے گا۔ جوگندر کمیشن مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے لئے آئین کا ردوبدل کی سفارش کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات کل باقاعدہ طور پر پیش کر دی ہیں۔

کمیشن نے جو سفارش پیش کی اس میں کہا گیا ہے کہ بھارتی آئین کی دفعہ ۳۷۰ جس کے ذریعہ کشمیر کو خاص حیثیت دی گئی ہے فی الحال منسوخ نہ کی جائے۔ کیونکہ عالمی رائے عامہ پر اس کا بہت برا اثر پڑے گا۔ جوگندر کمیشن نے اپنی سفارشات مرتب کرنے کے دوران سیاسی رہنماؤں، دانشوروں اور مذہبی لیڈروں سے بھی تبادلہ خیال کیا۔ جنہوں نے اسے انہیں متنبہ کیا کہ بھارت نے اگر مقبوضہ کشمیر کی خاص حیثیت ختم کرنے کی کوشش کی۔ تو اس کے نتائج بڑے خوفناک ہوں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ اور بین الاقوامی سطح پر بھارت کی زبردست رسوائی ہو گی۔ بھارت نے پاکستان کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی جو پیش کش کر رکھی ہے اس کے پس پردہ عوائم بھی بے نقاب ہو جائیں گے دریں اثنا مبصرین نے کہا ہے کہ بھارت نے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیش کش اس لئے کی تھی کہ وہ اطمینان سے کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے لئے آئین کی دفعہ ۳۷۰ منسوخ کر سکے۔ اور اس راستے میں کشمیری عوام کی مزاحمت پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے جا سکیں۔

مسٹر رچرڈ نکسن نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ امریکی صدر کی سرکاری رہائش گاہ وائٹ ہاؤس میں کل دوپہر ایک پُروقار تقریب ہوئی جس میں مسٹر رچرڈ ایم نکسن نے صدارتی عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ وہ امریکہ کے ۳۷ ویں صدر ہیں۔ حلف وفاداری اٹھانے کی رسم سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارل وارن نے انجام دی۔ وائٹ ہاؤس کی یہ تقریب انتہائی وقار و احترام اور تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کرنے والوں میں سبکدوش ہونے والے صدر جانسن کی وزارت اور نئے صدر نکسن کی کابینہ کے تمام وزراء امریکی کانگریس کے ایوان بالا سینیٹ اور ایوان زیریں، ایوان نمائندگان کے ممتاز ارکان مختلف ریاستوں کے گورنر اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان بھی شامل تھے۔

حلف وفاداری کی تقریب میں واشنگٹن میں مقیم غیر ممالک کے سفیر ناظم الامور اور سفارت خانوں کے دیگر اعلیٰ افسروں اور اقوام متحدہ میں مختلف ملکوں کے مندوبین نے بھی شرکت کی۔ دریں اثناء امریکی صدر کو عہدہ سنبھالنے کے موقع پر دنیا بھر سے غیر ملکی سربراہوں کے مبارک باد کے پیغامات آ رہے ہیں۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے رچرڈ نکسن کو اس موقع پر مبارکباد پُرجوش مبارک باد دی۔ انہوں نے امریکی صدر کو اس سلسلے میں جو تار برقی پیغام بھیجا ہے۔ اس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ نئے صدر کے عہدہ صدارت میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعاون جاری رہے گا۔

صدر ایوب نے صدر نکسن کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اس پُرمسرت موقع پر جب کہ آپ امریکہ کو نئے صدر کے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں اور صدارتی عہدہ سنبھال رہے ہیں پاکستان کی حکومت اور عوام آپ کو دل مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ کی رہنمائی میں عالمی امن کے تحفظ میں مدد ملے گی۔ اور بین الاقوامی کشیدگی بھی کم ہو جائے گی۔ ہمیں توقع ہے کہ ہم دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعاون جاری رہے گا۔

غزہ کا فوجی ہیڈ کوارٹر تباہ

عمان ۲۱ جنوری۔ فلسطینی جہاد آزادی کے کارکنوں نے گزشتہ روز غزہ اور سینائی کے فوجی گورنر کے ہیڈ کوارٹر کو بارود سے اڑا دیا۔ فوجی گورنر جو ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا اس دھماکے کے ساتھ ہی ہلاک ہو گیا۔ اس کے علاوہ سینکڑوں سپاہی بھی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ یہ کارروائی مجاہدین کی سابقہ کارروائیوں سے کہیں زیادہ سنگین اور غیر متوقع تھی۔ کیونکہ مجاہدین کی سرگرمیوں سے فوجی ہیڈ کوارٹر کو خاص طور پر محفوظ کر لیا گیا تھا اور یہ توقع نہ تھی کہ اس محفوظ مقام کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم عبدالحق صاحب و مکرم عبدالعزیز صاحب و مکرم محمد صدیق صاحب پسران مکرم لال دین صاحب ساکن کنجروڑ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱۴/۱۴ واقع محلہ دارالیمن ربوہ ایک کنال ۹ مرلہ عرصہ ہٰذا بدرالدین ولد اللہ دتہ صاحب و عبدالحق صاحب وغیرہ کے نام پر پیشگی ۲۰۰/- روپے ادا کر کے زیر رد کروایا تھا۔ مذکورہ رقم ادا کرنے پر جب ہم لوگ اپنے گاؤں گئے تو بدرالدین صاحب نے کہا کہ میں بے اولاد ہوں۔ میں نے زمین کو کیا کرنا ہے۔ آپ لوگ میری رقم دے دیں اور میرا حصہ بھی تم لے لو۔ چنانچہ ہم نے اپنے چچا بدرالدین مرحوم کو اس کے حصہ کی رقم پچاس روپے دے دی۔ پیشگی کے علاوہ باقی رقم جو دفتر کو مطلوب تھی وہ بھی ہم تینوں بھائیوں نے دفتر آبادی میں ادا کر دی ہوئی ہے۔ چونکہ بدرالدین صاحب مرحوم اپنی رقم ۵۰/- روپے ہم سے وصول کر چکے ہیں اس لئے قطعہ ۱۴/۱۴ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ان کے حصہ کی اراضی بھی ہمارے نام منتقل کر دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

۲۔ مکرم مولوی اسداللہ صاحب ظفر مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے محلہ دارالرحمت وسطی میں قطعہ ۴۵/۱۹ رقبہ دس مرلے اپنے چھوٹے بھائی شریف احمد صاحب حال معلم وقف جدید کے ساتھ مل کر خریدی تھی۔ اس پلاٹ کے مالک دونوں بھائی نصف نصف کے ہیں لیکن زمین دفتر میں ہمارے والد صاحب مرحوم کے نام ہی الاٹ ہے۔ ہمارے والد صاحب چونکہ وفات پا چکے ہیں اور ہم اپنے چچا صاحب مسمی شریف احمد صاحب کا حق ملکیت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس لئے براہ کرم مذکورہ قطعہ مسمی نذیر احمد صاحب کے نام الاٹ کر دیا جائے۔

(۱) محمد اسماعیل صاحب (۲) نذیر احمد صاحب اقبال پسران مولوی اسداللہ صاحب ظفر، (۳) نذیر بی بی صاحبہ (۴) ناصرہ بی بی صاحبہ دختران مرحوم (۵) غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ مولوی اسداللہ صاحب ظفر۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے بڑے بھائی اور میاں محمد یوسف صاحب چارٹرڈ انجینئر (سابق ڈائرکٹر ورکس سی۔ڈی۔اے) کے والد بزرگوار چوہدری محمد الدین صاحب بٹالوی ۱۶/۱۹ کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم بہت نیک بزرگ تھے۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا اور ۱۶ جنوری کی شام کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری عبدالمجید ۱۶۵۔ جمالی روڈ باغبان پورہ۔ لاہور)

بواسیر میں

اپریشن یا مسے نکلوانے کی کوئی

ضرورت نہیں

میں بواسیر کی مرض میں مبتلا تھا میں نے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ

کی چار خوراک کی ایک ڈبیہ "پائلز کیور" استعمال کی۔ ایک سال گزر چکا نہ خون آیا نہ مسے نکلے ہیں یہاں تک کہ

مسے سکڑ کر قریباً ختم ہو گئے ہیں

چوہدری نور محمد چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ ٹیکسٹائلز لمیٹڈ بورے والا۔ ضلع ملتان۔

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ بیس سال پرانی موذی مرض بواسیر تھی۔ ہم نے خاندان اور سعد یافتہ پاکستان

حکیم حاکم علی قاسم علی ماہر بواسیر

کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

سے علاج کرا کر شفا پائی۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کی مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مسے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں۔ زنانہ بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔ سڑاعطاء اللہ خان بلڈنگ کراچی نمبر ۱۸ نائم آباد ۲-۱۱-۶/۱ فون نمبر ۶۲۰۳۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

جرائم اور ان کے سدِّباب کے متعلق اسلام کی نہایت پُرحکمت تعلیم

یہ تعلیم امن پیدا کرنے والی اور ہر قسم کے فسادات اور جھگڑوں کو دُنیا سے مٹانے والی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا فرما کر مومنوں کو یہ عام ہدایت دی ہے کہ انہیں دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا چاہیئے۔ مگر معاف کرنے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ بعض لوگ نادانی سے ایک طرف نکل گئے ہیں اور بعض دوسری طرف وہ لوگ جن کا کوئی قصور کرتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ مجرم کو ضرور سزا دینی چاہیئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اور جو قصور کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہیئے۔ مگر یہ سب خود غرضی کے فتوے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہیئے وہ اس قسم کی بات اسی وقت کہتا ہے جب وہ خود مجرم ہوتا ہے۔ اگر مجرم نہ ہوتا تو ہم اس کی بات مان لیتے۔ لیکن جب اس کا کوئی قصور کرتا ہے تب وہ یہ بات نہیں کہتا اسیطرح جو شخص اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سزا دینی چاہیئے وہ بھی اُسی وقت یہ بات کہتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اس کا قصور کرتا ہے لیکن جب وہ خود کسی کا قصور کرتا ہے تب یہ بات اس کے مونہہ سے نہیں نکلتی اس وقت وہ یہی کہتا ہے کہ خدا جو معاف کرتا ہے تو بندہ کیوں معاف نہ کرے۔ پس یہ دونوں فتوے خود غرضی پر مشتمل ہیں۔ اصل فتوےٰ وہی ہو سکتا ہے جس میں کوئی اپنی غرض شامل نہ ہو اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے کہ جب کسی شخص سے کوئی جرم سرزد ہو تو تم دیکھو کہ سزا دینے میں اس کی اصلاح ہو سکتی ہے یا معاف کرنے سے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے اگر تمہیں سزا دینے میں مجرم کی اصلاح دکھائی دیتی ہو تو اسے سزا دو اگر معاف کرنے سے اس کے اخلاق درست ہو سکتے ہوں تو اسے معاف کر دو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (الشوریٰ ع ۴) یعنی بدی کا بدلہ اتنا ہی ہے جتنا کسی کا جرم ہو لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کو معاف کر دے اور اصلاح کو مدّ نظر رکھے۔ یعنی اس معافی کے نتیجہ میں فساد پیدا نہ ہو بلکہ دوسرے کی اصلاح ہو تو ایسے شخص کا نیک اجر اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص جرم سے زیادہ سزا دے دیتا ہے یا باوجود اس کے کہ عقلی طور پر وہ سمجھتا ہے کہ اگر مجرم کو سزا دی گئی تو اس کے اخلاق اور بھی بگڑ جائیں گے اور وہ نیکی سے اور بھی دُور چلا جائے گا۔ لیکن پھر بھی وہ اس کو دُکھ دینے کے لئے سزا دے دے یا اگر ذاتی طور پر وہ سمجھتا ہے کہ اس شخص کو معاف کرنا اسے گناہ میں اور بھی دلیر بنا دے گا مگر اس کے باوجود وہ اسے معاف کر دے تو ایسے تمام لوگ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ظالم ہوں گے اور وہ اپنے اس فعل کے متعلق اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے جرائم کے سلسلے میں پیش کی ہے اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ تعلیم کس قدر امن پیدا کرنے والی اور ہر قسم کے فسادات اور جھگڑوں کو دُنیا سے مٹانے والی ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶)

ضروری احتیاط

پرائیویٹ سیکرٹری کا ٹیلیفون نمبر ۵۷ ہے احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں اور پرائیویٹ سیکرٹری سے بات کرنے کے لئے غلط نمبر پر فون نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مسجد نصرت جہاں کا چندہ پُورا ہو گیا

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تمام بہنوں کو نہایت مسرّت کے ساتھ یہ اطلاع دی جا رہی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان کے نتیجہ میں آپ کی کوششوں اور قربانیوں میں برکت ڈالی اور مسجد نصرت جہاں کے لئے جو چندہ جمع کیا جا رہا تھا وہ پُورا ہو گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کام کا مکمل ہونا آپ سب کو مبارک ہو۔ اس لئے اب مسجد نصرت جہاں کی مدّ میں کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے ہاں اس سلسلہ میں عہدہ داران کے پاس جو چندہ جمع شدہ موجود ہو وہ فوراً ارسال کر دیا جائے۔

تمام عہدہ داران اب اپنی پوری کوشش سائنس بلاک جامعہ نصرت کے چندہ کو پورا کرنے میں خرچ کریں، تا اس سال سالانہ اجتماع تک یہ چندہ بھی پورا ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

عزیز جعفر احمد خان سلمہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درد الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

عزیز جعفر احمد خان سلمہ اللہ تعالےٰ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۲۱ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ یعنی کمزوری اس قدر ہے کہ بات کرنے کی بھی طاقت نہیں البتہ کل نمدا رغبت سے کھائی۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا مقتدر و شافی خدا اپنے فضل سے عزیز موصوف کو معجزانہ طور پر کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پوری تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے آمین اللّٰھم آمین۔

اعلان نکاح

برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مالک پاڈ نیر الیکٹرک کمپنی ملتان کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب ملتان ۱۷/۱/۶۹ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ملتان میں چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان نے پڑھا احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد العزیز۔ محتسب امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴